

وَ تَوَاصُوا بِالْمَرْحَمَةِ ۖ أُولَئِكَ أَصْحَابُ

آیت ۱۸ میں بتایا ہے کہ اگر یہ نکل کے قافلے میں شال ہوتے تو اللہ کے ہاں بڑے اجر کے سختی بنے۔ یہی دانہنے ہاتھ والے ہوتے۔ یہ کفار بائیکیں ہاتھ والے میں آہوں نے اللہ کی آیات کا انکار اور اپنے لیے دوزخ کی آگ کا سامان پیدا کیا۔

وَ تَوَاصُوا	بِالْمَرْحَمَةِ	أُولَئِكَ	أَصْحَابُ
اور آپس میں ویسیت کرتے ہوئے	رم/شفقت کرنے کی	بیکار لوگ	صاحب/والے
اور (لوگوں پر) شفقت کرنے کی ویسیت کرتے ہوئے۔ یہی لوگ صاحب			

الْيَمَنَةٌ ۖ وَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِإِيمَنَا هُمْ

الْيَمَنَةٌ	وَ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِإِيمَنَا	هُمْ
سعادت میں/دہنی طرف	اور	جنہوں نے	سمانا	آئھوں کو	ہماری
سعادت میں۔ اور جنہوں نے ہماری آئھوں کو نہ مانا وہ					

أَصْحَابُ الْمَشْعَمَةِ ۖ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤَصَّدَةٌ ۚ

أَصْحَابُ	الْمَشْعَمَةِ	عَلَيْهِمْ	نَارٌ	مُؤَصَّدَةٌ
والے	بدخنی/بائیں جانب	انہیں	آگ	سلط کی جائے گی
بد بخنت ہیں۔ یہ لوگ آگ میں بند کر دیے جائیں گے۔				

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع خدا کا نام لے کر جو براہم بران نہیاں رحم والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحْنَهَا ۖ وَالقَمَرِ إِذَا تَلَهَا ۚ

وَ	الشَّمْسِ	وَ	ضُحْنَهَا	وَ	الْقَمَرِ	إِذَا	تَلَهَا
تم ہے	سورج کی	اور	روشنی کی	اسکی	اور	چاند کی	جب پیچھے آئے
سورج کی تم اور روشنی کی اور چاند کی جب اسکے پیچے نکلے							

سُورَةُ الشَّمْسٍ
یہ سورۃ کی ہے جو ابتدائی دور میں نازل ہوئی جب حضور ﷺ کی وحدت کی مخالفت زدوں پر شروع ہو چکی تھی۔ اس کا موضوع ہے، یہی اور بدی کا فرق واضح کہ اور کامیاب لوگ کون ہیں اور ناکام لوگ کون ہے ہیں۔ اسکے مضامین کو دھومن میں تعمیم کیا جاسکتا ہے۔ آیت ۱۰۱ میں جملہ

اعوال: تَلَى: پیچھے آیا نَلَوْ (پیچھے چلا) سے اپنی واحد غائب مذکور نہ لے پڑو: یہ پڑھ کر بیرونی کرنے کے معنوں میں بھی آتا ہے اسکے لیے مصدر بیلانہ ہوتا ہے۔

اسماء: الْمَرْحَمَة: رم کرنا، شفقت کرنا، رہت، مصدر (یعنی)۔ الْمَيْمَنَة: دہنی طرف، اَصْحَابُ الْيَمَنَة: جنہی لوگ، صاحب سعادت۔ الْمَشْعَمَة: بائیں جانب، بدخنی، اَصْحَابُ الْمَشْعَمَة: دوزخی لوگ۔ مُؤَصَّدَة: سلط کی گئی، سب طرف سے بند کی ہوئی، ایجاد سے آسم مفعول (واحد مؤنث)۔

وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَمْهَا ۝ وَاللَّيلِ إِذَا يَغْشِهَا ۝

وَ النَّهَارِ	إِذَا	جَلَمْهَا	وَ اللَّيلِ	إِذَا	يَغْشِهَا
اُور	دن کی	جب	روشن کرے	اس کو	اور رات کی
اور دن کی	جب	چھپائے	اس کو	اور	جب

اور دن کی جب اسے چھپائے اور رات کی جب اسے چھپائے

وَالسَّمَاءُ وَمَا بَنَاهَا ۝ وَالْأَرْضِ وَمَا

وَ السَّمَاءُ	وَ مَا	بَنَى	هَا	وَ الْأَرْضِ	وَ مَا
اور آسان کی	اور	جیسا	بنایا	اس کو	اور زمین کی
اور آسان کی	اور	جیسا	بنایا	اس کو	اور آنکی جس (ذات) نے

اور آسان کی اور اس کی جس نے اسے بنایا اور زمین کی اور اس کی جس نے

طَحَّهَا ۝ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّلَهَا ۝ فَالْهَمَّهَا ۝

طَحَّى	هَا	وَ	نَفْسٍ	وَ	مَا	سَوَّى	هَا	فَ	الْهَمَّ	هَا
پھیلایا	اس کو	اور	نفس/ انسان کی	اور	جب نے	برابر کیا	اس کو	پھر	سمجھو دی	اس کو
اسے پھیلایا اور انسان کی اور اس کی جس نے اس (کے اعضا) کو برابر کیا پھر اس کو										

فُجُورٌ هَا وَ تَقْوِهَا ۝ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ

فُجُورٌ	هَا	وَ	تَقْوِيٌ	هَا	وَ	قَدْ	أَفْلَح	مَنْ
بدکاری کی	اُنکی	اور	پر ہیزگاری کی	اُنکی	تحقیق	وہ ناراد کو پیچا	جب نے	
بدکاری (سے پختے) اور پر ہیزگاری کرنے کی سمجھو دی کہ جس نے (اپنے) نفس (یعنی روح) کو								

رَكْشَهَا ۝ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسَهَا ۝

رَكْشَهَا	هَا	وَ	قَدْ	خَابَ	مَنْ	دَسَهَا
پاک کیا	اس (نفس) کو	اور	تحقیق	وہ ناراد ہوا	جب نے	خاک میں ملایا
پاک رکھا وہ ناراد کو پیچا اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خارے میں رہا۔						

أفعال: جَلَّى: اس نے روشن کیا، ظاہر کیا، تَعْجِلَةً سے ماضی واحد غائب مذکور۔ **يَغْشِي:** وہ چھپا لیتا ہے، چھا جاتا ہے، ڈھانپ لیتا ہے، غشی سے مفارع واحد غائب مذکر، غشی۔ **طَحَّى:** اس نے بچھایا/ پھیلایا، طمھو سے ماضی واحد غائب مذکر، طخاخ بسطھو۔ **خَابَ:** وہ ناراد، واحیبہ سے ماضی واحد غائب مذکر، خاب۔ **دَسَهَا:** اس نے خاک میں ملاویانہ سیسیہ سے ماضی واحد غائب مذکور۔ **اسماء: النَّهَارِ:** دن، روز۔ **فُجُورٌ:** بافرمانی، بدکاری، جھوٹ بولنا، نافرمانی کرنا، علی الاعلان گناہ کرنا، مصدر ہے۔ **تَقْوُى:** پر ہیزگاری کی چیز کا ذرر کھئے ہوئے اس سے پھنا، اسی طرح گناہوں کے برے اثرات اور بری جزا سے ذرر کھئے ہوئے ان سے پھنا تقویٰ بھلا کاتا ہے۔

چیزوں کی حکم کھا کر اس حقیقت کا ظہار کیا گیا ہے کہ تم دیکھتے ہو یہ کائنات جس کے پیغمبار ہیں بظاہر ایک اضدادی رزمگاہ ہے۔ لیکن خالق کائنات جو قادر مطلق اور جو دنیوں میں سے کسی کو ان حدود سے تجاوز نہیں ہونے دیتا بلکہ اس کا یہ فیض چاری ہے کہ پوری منسوبہ بندی اور حکمت کے ساتھ یہ کائنات کی خدمت میں معروف ہیں۔ اسی طرح نفس انسانی کی تکمیل ہے جو حال اس پوری کائنات کا ہے وہی حال اس عالم اصغر یعنی انس انسانی کا ہے۔ یہ بھی تکمیل بدی خیر و شر کے مقابلہ داعیات سے آرائتے ہے۔ اللہ نے الہامی طور پر اس کی نظرت میں اسکو خیر و شر کا انتیاز بخشائے جو خیر سے محبت اور شر سے نفرت کرتا ہے۔ اب یہ انسان کا فرض ہے کہ وہ خیر کا ساتھ دے اور شر فدا سے دور رہے جس نے اپنے آپ کو منوار لیا وہ کامیاب ہوا۔ اور جو شر کی قوتیں میں الجھ کر گناہوں سے آلوہہ ہو گیا وہ ناراد ہوا۔

﴿آیت ۱۵ تا ۱۸: دوسرے حکم میں قوم شوری کی تاریخی تغیرت سے استدلال کیا ہے۔ اگرچہ انسان کی فطرت میں اللہ نے الہامی طور پر خیر و شر کا علم رکھا ہے، لیکن یہ بجاے خود انسان کی ہدایت کے لیے کافی نہیں۔

اللہ نے اس فطری الہام کی مدد کیلئے انبیاء کرام پر اپنی ہدایت واضح صورت میں نازل فرمائی۔ ان دونوں راستوں کو کھول کر بیان کر دیا کہ کیا کیا ہے اور بدی کیا ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام کو قوم شوری طرف سمجھا جاوہ پرنس کی براں میں غرق ہو چکی تھی، اس نے ان کو جھٹلایا۔ انہوں نے اسکے کہنے پر اپنی کامیڈی پیش کیا، ان کی تسمیہ کے باوجود اس قوم کے سرش لوگوں نے قوم کی طلب پس کر لیں کر دیا جس کا تجھیہ ہوا کہ پوری قوم جاہ کر کے رکھ دی گئی۔ یہ قصہ اہل مکہ کو سمجھانے کیلئے بیش کیا یا کہ اگر تم نے اللہ کے رسول کی دعوت کو جھٹلایا تو سمجھ لو کہ تمہارا انجام بھی ویسا ہی ہو گا۔

كَذَبْتُ ثُمَّوْدِ طَغْوِيَهَا ۝ إِذَا ثَبَعْتَ ۝

كَذَبْتُ	ثُمَّوْدِ	طَغْوِيَهَا	إِذَا ثَبَعْتَ
أَنْبَعْتَ			
جَحَّلَيَا	ثُمَّوْنَ	بِسْرَكَشِ اهْوَا	جَبَ
(قوم) شوری کے سبب (تغیرت کو) جھٹلایا۔ جب ان میں سے ایک نہایت	بَبَب	اَپَنِي	

أَشْقَهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةٌ ۝

أَشْقَى	هَا	فَ	قَالَ	لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ	نَاقَةٌ
بِرَادِ بَحْتَ	اَنْ كَا	تُو	كَهَا	اَن سَے	رَسُولُ نَے
بِرَادِ بَحْتَ اَنْهَا تَخَاهُدَ كَيْبَرَ (صَاحِبَ) نَے اَن سے کہا کہ خدا کی اونٹی					

اللَّهُ وَ سُقْيَهَا ۝ فَكَدِبُوهُ فَعَرَقُوهَا ۝

اللَّهُ وَ	سُقْيَهَا	هَا	فَ	كَدِبُوهُ	هَهَا	عَقَرُوا	هَا
اللَّهُكِي	اَپَنِي پیئنے کی باری (سے)	اَنْ كَا	بِرَادِ	جَحَّلَيَا اَنْهُوں نے	اَسِي	نَاهِيں کاٹ دیں اسکی	
اور اس کے پانی پینے کی باری سے حذر کرو۔ مگر انہوں نے تغیرت کو جھٹلایا اور اونٹی کی کوچیں کاٹ دیں							

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَابِّهِمْ بِلَنِبِهِمْ قَسْوَلَهَا ۝

فَ	دَمْدَمَ	عَلَيْهِمْ رَبِّهِمْ	بِ	ذَنْبِ هِمْ	فَ	سَوْلِهِ	هَا
بِرَادِ	اَنْ كَا	رَبِّ اَنْكَهَ	بِسْ	سَنَاهَ کے اَسِي	اَور	بِرَادِ	
تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (بلاک کر کے) برا بر کر دیا۔							

وَ لَا يَخَافُ عَقْبَهَا ۝

وَ	لَا	يَخَافُ	عَقْبَهِ	هَا
اَوْ	نَمِس	وَهُوَ تَرَا	اَسِي	
اور اس کو ان کے بدلہ لینے کا کچھ بھی ڈیسیں۔				

اعمال: كَذَبْتُ: اس نے جھٹلایا تکْلِيْبٍ سے ماضی واحد عابِ مَوْعِدٍ۔ أَنْبَعْتَ: وہ اُخْرًا اَنْهُو اَهْوَا اَنْسِيَاتٍ سے ماضی واحد عابِ مَوْعِدٍ۔ عَقَرُوا: انہوں نے کوچیں کاٹیں، عَقْرٌ سے ماضی جمع عابِ مَوْعِدٍ مذکور۔ يَمْقُرُ۔ دَمْدَمٌ: اس نے بَلَادِ کر دیا۔ بَلَادِ مَذْمُدٌ سے ماضی واحد عابِ مَوْعِدٍ مذکور۔

اسماء: طَغْوَى: شرارت، نافرمانی، سُرکشی حد سے گزرنما۔ نَاقَةٌ: اونٹی۔ سُقْيَا: پانی پینے کی باری پانی پلانا۔